

عالمی خطرات اور پالیسی اعتراضات اُبھرتی ہوئی مارکٹ اکنامیز کے مدّ مقابل جناب شکتی کانت داس، گورنر، ریزرو بینک آف انڈیا کا خطاب 12 اپریل 2019 کو واشنگٹن ڈی سی میں فنڈ۔ بینک اسپرنگ میٹنگس 2019 کے سلسلہ میں ”گورنر ٹاکس“ پر کیا گیا خطاب

اس فورم میں مجھ کو مدعو کرنے کا شکریہ

میں اُبھرتی ہوئی بازاری معاشیات کے تناظر سے عالمی خطرات اور پالیسی اعتراضات پر اپنے کچھ خیالات رکھنا چاہتا ہوں۔ ہم اس بات سے واقف ہیں کہ بہت سی اُبھرتی ہوئی بازاری معاشیات بہت خاموشی سے ترقی کر رہی ہیں جب کہ 2018 میں یہ ہنگامہ خیز طریقہ سے اُبھر رہی تھیں 2018 کے زیادہ تر وقت میں اُبھرتی ہوئی بازاری معیشت (ای ایم ای ز) کو عالمی خطرات کی وجہ سے سرمایہ باہر کی طرف جانے لگا تھا۔ کرنسی اور اثاثہ کی قیمتیں آسمان چھونے لگی تھیں اس سے ہماری معاشی حالات بندھ گئے تھے ان کی وجہ سے ہماری ترقی اور افراط زر پر خطرات منڈرانے لگے تھے۔ ہماری مضبوط بنیادیں، فاریکس ریزروس کافی مقدار میں، بینکنگ سسٹم میں وافر پونجی اور اہم میکرو اکنامک پالیسیز نے ہم کو اس قابل بنائے رکھا کہ ہم نے اس عالمی اُتھل پتھل کو برداشت کر لیا۔ پھر بھی جیسا کہ اسٹین کارسٹینس اور ہیون سانگ شن نے سنجیدگی کے ساتھ اشارہ کیا ہے ’ابھی بھی ای ایم ای ز جھاڑیوں سے باہر نہیں نکلی ہیں‘۔

عالمی خطرات:

اب میں تین بڑے خطرات پر روشنی ڈالوں گا 2019 میں ای ایم ای ز کو لاحق ہیں۔

2. ان معاشیات کو سب سے بڑا خطرہ دماغ میں یہ پختگی ہے کہ عالمی ترقی اور تجارت کمزور ہو رہی ہے، بریکسٹ کی وجہ سے ڈیولپمنٹس اور ٹریڈ کشمکش نے مزید خطرات پیدا کر دیئے ہیں۔ اس وقت غیر یقینی حالات ہیں ہم سوچ رہے ہیں کہ یہ کمزوری عارضی ہے یا ترقی یافتہ معاشیات کے گرنے کی شروعات ہے اس غیر یقینی حالات کا اثر آئی ایم ایف (انٹرنیشنل مانیٹری فنڈ) کے ذریعہ 2019 میں عالمی نشوونما (گلوبل گروتھ) سے متعلق ڈاٹا میں بار بار تبدیلی سے بھی منعکس ہوتا ہے۔ اس کے علاوہ دنیا کے مرکزی بینکس سخت مانیٹری پالیسی سے اپنے قدم پیچھے کھینچ رہے ہیں اور ان میں سے کچھ تو قرض دینے کے معاملہ میں اپنی شرائط نرم کر رہے ہیں۔ کچھ اکنامیز میں مالیاتی متحرک نشوونما کو سہارا دینے میں استعمال کئے جا رہے ہیں۔

3. دوسرا خطرہ ہے کہ ای ایم ای ز فائینیشیل مارکیٹ کے اُتار چڑھاؤ میں ہمیشہ غیر محفوظ ہے جیسا کہ ہم 2018 میں محسوس کیا۔ پونجی کے بہاؤ کا اچانک رُک جانا اور یا اُلٹے دوڑنے میں اضافہ سے باہری مالیاتی گیپ بڑھ جاتا ہے اس سے ان اکنامیز کے لئے میکرو اکنامک میں استحکام نہیں رہتا ہے کرنسی کی قیمت کم ہو جاتی ہے اور ملک کی نشوونما میں رکاوٹ آ جاتی ہے۔ خاص طور سے جب عالمی معاشی بحران کے دس سال کے بعد عالمی نشوونما میں بہ یک وقت اضافہ کی شروعات رونما ہو رہی ہو۔ مزید یہ کہ مخالف مالیاتی حالات کی وجہ سے قرض دینے والے اداروں کی بیلنس شیٹ پر بہت زیادہ دباؤ رہتا ہے اس سے اُبھرتی ہوئی بازاری معاشیات پر بھی اثر پڑتا ہے اور پونجی کی ضروریات ناکافی ہو جاتی ہے۔

4. اُبھرتی ہوئی مارکیٹ اکنامیز کے لئے تیسرا خطرہ بین الاقوامی تیل کی قیمتوں میں اُتار چڑھاؤ سے ہے ہندوستان کے لئے جو بڑا انرجی امپورٹر ہے تیل کی قیمتوں میں اُچھال جو تیل پیداوار ملکوں کے ذریعہ اپنے پروڈکشن میں کمی کی وجہ سے ہوا ہے سے ہمارے کرنٹ خسارہ اور افراط زر

میں اضافہ ہوا۔ انرجی بازار اور بین الاقوامی تیل بازار کی وجہ سے قیمتوں میں بے تحاشہ اضافہ کے خطرات بڑھ گئے ہیں جب کہ اس کی مانگ میں اضافہ نہیں ہوا ہے، جب کہ شیل پروڈکشن میں ظاہرہ طور پر اضافہ ہوا ہے لیکن انویسٹرس ان خطرات سے بچنے کے لئے نقدی کے بہاؤ اور مالی منافع کی طرف دوڑ رہے ہیں۔ اس سے شیل آؤٹ پٹ میں لچیلان آسکتا ہے اور اوپیک ملکوں کی جانب سے تیل پیداوار میں کمی کی وجہ سے خسارہ کی کچھ حد تک بھر پائی ہو سکتی ہے۔

پالیسی چیلنجیز:

لہذا اس ماحول میں ای ایم ای کے ذریعہ کون سے پالیسی چیلنجیز کا سامنا کرنا ہوگا۔

5. عالمی ماحولیاتی بحران کے نتیجے میں کچھ ای ایم ای نے اپنی اکنامی کو نئے سرے سے کھڑا کرنے کے لئے کچھ ڈھانچہ گت (اسٹریٹجی) سُدھار کئے ہیں۔ کم الفاظ میں ہم کہہ سکتے ہیں کہ ان سدھاروں سے بہت سی قربانیاں دینی پڑی ہیں خاص طور سے نشوونما میں نقصانات اٹھانا پڑا ہے۔ رسمی طور پر ان سدھاروں کی وجہ سے ہی اکنامک سائیکل میں اُمید کی کرن نظر آتی ہے، جب کہ پوی دنیا میں گروتھ میں کمی آرہی ہے۔ ان اسٹریٹجی سُدھاروں کی وجہ سے ہمارے اوپر اس کا اثر کچھ کم رہے گا۔ لیکن یہ بھی حقیقت ہے کہ ہم کو ان میں مزید سُدھار کرنا ہوں گے تاکہ ہم گروتھ کے موئیٹم کو پائیدار رکھ سکیں۔ یہ وہ پوائنٹ ہے جس پر میں سب سے زیادہ زور دے رہا ہوں۔

6. چون کہ عالمی اکنامی اپنی رفتار چھوڑ رہی ہے اور مالیاتی مواقع سکڑ رہے ہیں، ای ایم ای ز اور ایڈوانسڈ اکنامی مانیٹری پالیسی کی طرف بہت دھیان سے دیکھ رہی ہے، شاید اسی سے اس کو دفاع حاصل ہو۔ مرکزی بینکوں سے ایک پھر اُمید کی جاتی ہے کہ وہ عالمی اکنامی کے لئے سرپرست بنیں۔ عالمی مالیاتی بحران نے مانیٹری پالیسی کے روایتی اور غیر روایتی ٹولس کی حد کو اجاگر کر دیا ہے۔ اس مابوسی کی حالت میں کچھ نے اپنے نئے نئے خیالات (طریقہ کار) ایجاد کئے ہیں جن کو ماڈرن مانیٹری تھیوری کے نام سے جانا جاتا ہے۔ جب کہ اسکا لرس ان خیالات (طریقہ کار) سے اپنے کو دور رکھتے ہیں۔ میں خود ان گہرے خطرات سے نپٹنے کے لئے کچھ مضبوط اقدام رکھتا ہوں۔ آخر میں، میں یہی کہوں گا مانیٹری پالیسی حقیقی اکنامی کو ضرور چھوئے۔ سرمایہ کاری کو بڑھاوادے۔ مالیاتی اور معاشی استحکام کو بنائے رکھے۔

7. حالاں کہ میں بھی اب یہ محسوس کرتا ہوں کہ مجھے دائرہ سے باہر آکر سوچنا چاہئے اور رسمی عقل مندی کو لولکارنا چاہئے۔ مجھے کوشش کرنے دو تجربہ کے طور پر میرے یہ خیالات آپ کو پریشان کر دیں گے۔ خاص طور سے نئی مرکزی بینکیں جن کا شرح سود ہی خاص ہتھیار ہوتا ہے اکنامی کی نشوونما میں۔ میرا چھوٹا سا قدم شرح سود میں 25 یا اس کے ضرب میں کمی کرنا ہے۔ مارکیٹ کی رہنمائی اور عوام کے لئے مستقبل کی پالیسی کو مضبوط کرنے کا اعلان ہے۔ ایک خیال جو میرے ذہن میں آتا ہے کہ اگر 25 بنیادی پوائنٹ کی کمی مقدس نہیں ہے اور یہ صرف رسمی ہی ہوگی تو ہم کو پالیسی کی شرح کو نئے سرے سے تشکیل دینا ہوگا اور اپنی مانیٹری پالیسی بنانا ہوگی۔ اس سے حالات اور معاشیات کو رفتار اپنے آپ ہی ملنے لگے گی۔ مثال کے طور پر اگر آسان مانیٹری پالیسی کی ضرورت ہے لیکن سینٹرل بینک اس کو اپنانے میں تذبذب میں ہے تو 10 بنیادی پوائنٹ کی کمی ہی اتھارٹیز کو بہتر طریقہ سے باخبر کر سکتی ہے۔ ایسے میں ہم کیوں 15 بنیادی پوائنٹوں کو برباد کیوں کریں۔ اگر مرکزی بینک سمجھتی ہے کہ 25 بنیادی پوائنٹ کی کمی بہت تھوڑی ہے اور 5 بنیادی پوائنٹ کی کمی کچھ زیادہ ہو جائے گی تو کیوں نہ ہم 35 بنیادی پوائنٹ کی کمی کا اعلان کریں۔ ہماری یہ سوچ سینٹرل بینک کے لئے زیادہ فائدہ مند ہوگی اس سے مستقبل میں ہم بہتر طریقہ سے عالمی مناظر میں اپنی اکنامی کو متحرک کر سکیں گے بھلے اس میں ایک سال کا وقفہ لگ جائے۔ میں اپنے اس خیال (آئیڈیا) صاف طور پر ایک تھیوری کی شکل میں نہیں رکھ رہا ہوں بلکہ جاگیر کی سینچائی کے ماہر کی تلاش میں ہوں اور خاص طور پر ایسے سینٹرل بینکرس کی تلاش میں ہوں جن کو روزانہ کی زندگی میں اس طرح کی مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔

8. دوسری جانب دیکھیں ابھرتی ہوئی بازاری معاشیات (ای ایم ای ز) کو ہر وقت سخت ترین چیلنج کا سامنا کرنا پڑتا ہے عالمی رکاوٹوں

سے۔ ہم اس وقت موبائل کیپٹل فلوز (چلتی پھرتی پونجی بہاؤ) کی دنیا میں رہتے ہیں جہاں ہر وقت نقدی کی اچانک بھرمار، اچانک کمی کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ اُلٹے بہاؤ کے برخلاف صحیح معنوں میں مالیاتی حفاظت ہمیشہ حیران کن ہوتی ہے۔ آئی ایم ایف (بین الاقوامی مالیاتی فنڈ) کے وسائل کی مضبوطی اس وقت غائب ہو جاتی ہے جب ہم اپنی سالانہ بیٹھکیں کرتے ہیں۔ ان حالات میں اُبھرتے ہوئے بازاروں جن کو پونجی کی ضرورت ہوتی ہے عالمی رکاوٹوں سے پار پانے کی ان کے پاس کوئی ذریعہ نہیں ہوتا ہے سوائے اس کے کہ وہ اپنا فاریکس ریزرو خود بنائیں جس سے حالات سے بچا جاسکے۔ ظاہری طور پر فاریکس ریزرو اکٹھا کرنا بدنام ہے، بشمول اس سطح تک جہاں ”کرنسی کی ساز باز“ ہوتی ہے۔ جیسا کہ میں دیکھتا ہوں ہم غیر ارادی طور پر کچھ ای ایم ای زکی فاریکس ریزرو کو ختم کر رہے ہیں اور اس طرح کچھ اہم کرنسیوں کے چاروں طرف باڈ لگا رہے ہیں۔ ہم کو دونوں طرف بہتر سمجھ کی ضرورت ہے۔ اسی دوران جہاں تک ریزرو بینک آف انڈیا کا تعلق ہے ہم اس کھیل کو ان کے قوانین کے حساب سے بہتر طور پر کھیلتے رہیں گے۔

9. مرکزی بینکوں کو چاہئے کہ وہ مالیاتی بازاروں سے نزدیکی طور پر تعلق بنائے رکھیں تاکہ مانیٹری پالیسی تحریک سے ان کو مدد ملتی رہے۔ اس معاملہ کے لئے سب سے پہلے ضروری ہے کہ ہم ایک کارگر پیمنٹ اینڈ سیٹلمنٹ سسٹم بنائیں۔ ہندوستان میں آن لائن کامرس اور ڈیجیٹل زیشن کی مثالی نشوونما کو توجہ دیتے ہوئے حال کے برسوں میں ہم نے ایک قومی پیمنٹ انفراسٹرکچر اور ٹکنیکی پلیٹ فارم وجود میں لایا ہے۔ اس سے ہمارے ملک میں ریٹیل پیمنٹ مناظر میں زبردست تبدیلی آئی ہے۔ ہمارے پیمنٹ سسٹم کے قوانین اور اس کی نشوونما سے ہم ادائیگی نظام کو محفوظ، آسان اور تیزی سے کام کرنے والا بنا سکیں۔ ہمارے ٹکنیکی سلوشن کی وجہ سے ہم نے مالیاتی نظام میں فن ٹیک کی وجہ سے زبردست اثر ڈالا ہے۔ اب ہم ایک ”ریگولیٹری سینڈ باکس / انویشن ہب“ آشنا کرائے جانے کے لئے ان کے رہنما خطوط پر کام کر رہے ہیں۔ ہم فن ٹیک سولوشن بہت بہتر طریقہ سے وجود میں لے آئیں گے۔

10. اس غیر متعین اور غیر یقینی ماحول میں ای ایم ای ز کو اس وقت شاید سب سے زیادہ سب طرف سے تعاون کی درکار ہے۔ جب کہ بازار کثیر الاقطبی ہے۔ ہم ایک ایریا کی مثال لیں خام تیل (کروڈ آئل) کی پیداوار ہم کو ایسا انسٹی ٹیوشنل میکنزم بنانا ہوگا جس سے تیل برآمد کرنے والے اور تیل درآمد کرنے والے ملکوں کے مابین ایک ایسا سیٹ اپ تیار ہو جس سے انرجی بحران کو قابو میں رکھا جاسکے۔ ای ایم ای ز کو چاہئے کہ وہ روایتی انرجی کے وسائل کے علاوہ اُس کے بدل کے طور پر کچھ اور وسائل تلاش کریں۔ تاکہ اس روایتی انرجی پر انحصار کم ہو سکے۔ انٹرنیشنل سولر الائننس جس کا ہیڈ کوارٹر دہلی میں ہے اس کی بہترین مثال ہے اس کو ایک محفوظ پلیٹ فارم کی ضرورت ہے جس سے مالیاتی اور سولر وسائل سے بھرپور مماثلت آپس میں تعاون سے کام کریں تاکہ اس سولر انرجی سے پوری دنیا کو فائدہ ملے۔

11. آخر میں، میں اپنے ملک ہندوستان کے بارے میں کچھ بتاتا ہوں 2019-20 میں ہماری حقیقی جی ڈی پی گروتھ %7.2 پر رہنے کی امید ہے۔ یہ گروتھ دنیا کی سب سے تیزی سے نشوونما والے ملکوں کی جی ڈی پی گروتھ %7.5 کے قریب قریب برابر ہی ہے۔ افراط زر اوسطاً (اکتوبر 2016 سے فروری 2019) تک %3.6 رہا۔ ہمارا کرنٹ اکاؤنٹ خسارہ 2018-19 میں جی ڈی پی کا %2.5 رہا۔ اور ہمارا مجموعی منسلک خسارہ بجٹ کے ہدف کے برابر ہی رہا۔

12. آگے کی طرف نظر رکھتے ہوئے ہماری ترجیح ہے کہ ہم اپنی گروتھ کی طرف دیکھیں اور میکرو اکنامک کو بنائے رکھیں اور ایسے ایکشن لیں جس سے ہماری مالیاتی اور قیمتوں میں استحکام قائم رہے۔

شکریہ